بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم - جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۹ شوال ۱۳۸۸ھ ۹ صلح ۱۳۴۸ ہش ۹ جنوری ۱۹۶۹ء	نمبر ۸

اخبارِ احمدیہ

ــ• ربوہ ۸ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ــ• ربوہ ۸ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی طبیعت انفلوئنزا کی تکلیف کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ گو پہلے کی نسبت طبیعت کسی قدر بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ امین

ــ• ربوہ ۸ صلح ۔ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم حافظ کلاس جامعہ احمدیہ گزشتہ ایک ماہ سے معدہ اور آنتوں کی خرابی کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہیں اور بہت لاغر ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب کو اپنے فضل و رحم سے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ــ• ماہ فتح (دسمبر) ختم ہو چکا ہے اور مرکز منتظر ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ اس مہینہ کی رپورٹ جلد بھجوا دیں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی مجلس کے لئے بھی رپورٹ بھجوانا ضروری ہے اس لئے اگر آپ کی مجلس نے اب تک رپورٹ نہیں بھجوائی۔ تو اب جلد از جلد بھجوا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے

احباب جلد تر اپنے وعدہ جات بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کے موقعہ پر وقف جدید کے بارھویں سال یعنی ۱۳۴۸ ہش (۱۹۶۹ء) کا اعلان فرما دیا ہے اس لئے تمام سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان وقف جدید اپنے اپنے حلقہ جات سے ہر فرد ۔ خواہ وہ مرد ہو عورت ہو یا بچہ کم از کم ۶ روپے فی کس کے حساب سے وعدہ جات کی فہرستیں دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں ۔ اس میں توقف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غلبہ اسلام کے سامان پیدا فرمائے ۔ (ناظم مال وقف جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے

گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت ملتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے

"یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اسی وقت ملتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے ۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پا لے ۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جائے کہ کسی مکان میں سانپ ہے، تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا ۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنے والی چیز سمجھتا ہے تو اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا ۔ پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کرے اس سے بچ نہیں سکتا ۔ یہ یقین معرفت کے بدوں پیدا نہیں ہو سکتا ۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے ۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے ۔ اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کیونکہ اسی سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے ۔ گناہ ایک زہر ہے جو اوّل صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۵۳ و ۲۵۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ صلح ۱۳۴۸ ہش

کلام اللہ کے الفاظ

(۵)

اسلام میں اخلاق کی تربیت علمی طریقے سے کی گئی ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اسلام حیوان سے انسان انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بناتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی تربیت کے لئے ایک علمی پروگرام کی ضرورت ہے۔ جب تک اسلام کے بتائے ہوئے اس علمی طریق کو اختیار نہ کیا جائے اس وقت تک انسان اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جس مقصد کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ یہ مقصد کیا ہے؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں انسان کی زندگی کا مقصد یہ بتایا گیا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ یعنی جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ جب انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی ہے تو پھر چاہیئے کہ خدا کو شناخت کرے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم ص۹۵)

اسلامی اخلاق کے ارتقا کا پروگرام قرآن کریم میں اس مقصد کی تکمیل کے لئے ہے لازماً یہ طریق علمی ہونا چاہیئے تھا۔ چنانچہ قرآن کریم نے ان ارتقائی منازل کو بھی بیان فرمایا ہے۔ جو اس مقصد کے حصول کے لئے طے کرنی لازمی ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نفس تین قسم کے ہوتے ہیں ایک نفس امارہ ایک لوامہ اور تیسرا مطمئنہ۔ پہلی حالت میں تو "صم بکم" ہوتا ہے۔ کچھ معلوم اور محسوس نہیں ہوتا کہ کدھر جا رہا ہے۔ امارہ جدھر چاہتا ہے لے جاتا ہے۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے تو معرفت کی ابتدائی حالت میں لوامہ کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور گناہ اور نیکی میں فرق کرنے لگتا ہے۔ گناہ سے نفرت کرتا ہے۔ مگر پوری قدرت اور طاقت عمل کی نہیں پاتا۔ نیکی اور شیطان سے ایک قسم کا جنگ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ کبھی یہ غالب ہوتا ہے۔ اور کبھی مغلوب ہوتا ہے۔ لیکن آخر وہ حالت آجاتی ہے کہ یہ مطمئنہ کے رنگ میں آجاتا ہے۔ اور پھر گناہوں سے نری نفرت ہی نہیں ہوتی بلکہ گناہ کی لڑائی میں یہ فتح پا لیتا ہے۔ اور ان سے بچتا ہے۔ اور نیکیاں ان سے بلا تکلف صادر ہونے لگتی ہیں۔ پس اس اطمینان کی حالت پر پہونچنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے لوامہ کی حالت پیدا ہو اور گناہ کی شناخت ہو۔ گناہ کی شناخت حقیقت میں بہت بڑی بات ہے۔ جو اس کو شناخت نہیں کرتا اس کا علاج نبیوں کے پاس نہیں ہے نیکی کا پہلا دروازہ اسی سے کھلتا ہے (کہ) اول اپنی کورانہ زندگی کو سمجھے اور پھر بری مجلس اور بری صحبت کو چھوڑ کر نیک مجلس کی قدر کرے۔ اس کا یہی کام ہونا چاہیئے کہ جہاں بتایا جائے کہ اس کے مرض کا علاج ہوگا۔ وہ اس طبیب کے پاس رہے۔ اور جو کچھ وہ اس کو بتادے اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو۔ دیکھو بیمار جب کسی طبیب کے پاس جاتا ہے۔ تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ طبیب کے ۴۶

ساتھ ایک مباحثہ شروع کردے۔ بلکہ اس کا فرض یہی ہے کہ وہ اپنا مرض پیش کرے۔ اور جو کچھ طبیب اس کو بتائے اس پر عمل کرے۔ اس سے وہ فائدہ اٹھائے گا۔ اگر اس کے علاج پر جرح شروع کردے تو فائدہ کس طرح ہوگا۔"

(ایضاً ص۹۴، ص۹۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی میں ان ارتقائی منازل کی وضاحت فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ قرآن کریم نے کس طرح حیوانی زندگی کی تربیت کر کے باخدا زندگی کا مقصد حاصل کیا۔ آپ نے بتایا ہے کہ ایک قوم جو حیوانی سطح پر تھی۔ کس طرح قرآن کریم نے مندرجہ بالا ترتیب سے اس کی تربیت کی اور کس طرح اس کو خاک سے اٹھا کر آسمان پر پہنچا دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں جب خدا کے پاک کلام پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کیونکر اس نے اپنی تعلیموں میں انسان کو اس کی طبعی حالتوں کی اصلاح کے قواعد عطا فرما کر پھر آہستہ آہستہ اوپر کی طرف کھینچا ہے اور اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت تک پہنچانا چاہا ہے۔ تو مجھے یہ پُر معرفت قاعدہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اول خدا نے یہ چاہا ہے کہ انسان کو نشست و برخاست اور کھانے پینے اور بات چیت اور تمام اقسام معاشرت کے طریق سکھلا کر اس کو وحشیانہ طریقوں سے نجات دیوے اور حیوانات کی مشابہت سے تمیز کلی بخش کر ایک ادنیٰ درجہ کی اخلاقی حالت جس کو ادب اور شائستگی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں سکھلا دے۔ پھر انسان کی نیچرل عادات کو جو کو دوسرے لفظوں میں اخلاق رذیلہ کہہ سکتے ہیں اعتدال پر لاوے تا وہ اعتدال پاکر اخلاق فاضلہ کے رنگ میں آجائیں۔ مگر یہ دونوں طریقے دراصل ایک ہی ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

حضرت مصلح موعودؓ

بندِ اوّل

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور

مصلحِ موعودِ ما آقائے ما — رہبر و فرمانده و مولائے ما

حامیٔ شرعِ مبیں یعسوبِ دیں — بر سرِ ما ہا سریر آرائے ما

معنیٔ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ — شد ازو روشن شبِ یلدائے ما

حسن و احسانش نگنجد در حساب — غرقِ لطفش ہست سرتا پائے ما

ماجرائے بود برتر از بیاں — ما بروقربان داو شیدائے ما

آں حصارِ عافیت حصن حصیں — ہست مبارک مأمن و ملجائے ما

عظمتِ پیشینیاں را زندہ کرد
ذرہ ہا را چوں خورِ تابندہ کرد

(باقی)

خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین

تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۶۸ء

(آخری قسط)

حضرت مولانا نور الدین اور تجدیدِ دین

خلافتِ راشدہ کے دورِ ثانی میں اس مبارک مسند پر بیٹھنے والے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جملہ عقائد کی تصحیح کی اور پورے دین کا احیاء فرمایا۔ آپ کی وفات پر جماعتِ احمدیہ کے لئے جو عظیم زلزلہ پیدا ہوا اس میں حضرت مولانا نور الدین رضؓ ہی مومنوں کی ڈھارس تھے سب افرادِ جماعت فوری طور پر آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے متحد ہو گئے لیکن زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ شیطان نے جمہوریت اور انجمنوں کے حقوق و اختیارات کی راہ سے خلافت پر حملہ کر دیا اور بہت سے وسوسوں کے شکار انگریزی تعلیم یافتہ احمدی کہلانے والے خلیفہ کے اختیارات کو چیلنج کرنے بلکہ اسے معزول کرنے کی تجویزیں کرنے لگے تب حضرت نور الدین رضؓ نے مقامِ خلافت کے تقدس کی حفاظت فرمائی اور یہ مسئلہ واضح فرمایا۔ اور آخر دم تک فرمایا کہ:۔

"خلیفے اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔"

(اخبار پیغامِ صلح ۲۴ر فروری ۱۹۱۴ء)

آپ نے بتلایا کہ نہ مجھے کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ انجمن یا کوئی اور مجھے معزول کر سکتا ہے۔ غرض اسلامی مسئلۂ خلافت کی آپ نے بہترین تجدید فرمائی۔ اسی ضمن میں آپ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ خلیفہ سب کا مطاع ہے اور ہر بیعت کنندہ کا فرض ہے کہ پوری پوری اطاعت کرے خلیفہ کی نافرمانی کر کے ابلیس نہ بنے۔

حضرت مولانا نور الدین رضؓ اپنی جانی اور مالی قربانیوں نیز عشق قرآن کریم اور دفاعِ اسلام میں سب جماعت کے لئے نمونہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے بارے میں فرمایا تھا ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نورِ یقیں بودے

خلافت کی تمام ذمہ داریوں کو ادا کر کے آپ نے تجدیدِ دین فرمائی۔ جو کام حضرت بانیٔ سلسلہ نے اپنے ذمہ لئے تھے ان سب کو آپ نے نبھایا۔ جماعت کے واجب الاطاعت پیشوا ہونے کی حیثیت میں ہندو قوم سے وہ سمجھوتہ کرنا چاہا جس کی ناموس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندو قوم کو دعوت دی تھی۔

حضرت مصلح موعود اور تجدیدِ دین

حضرت مصلح موعود رضؓ خلافتِ راشدہ احمدیہ کے دوسرے جلیل القدر بزرگ ہیں آپ کی خلافت کے روزِ اول سے ایک گروہِ معاندین اٹھ کھڑا ہوا اور انہوں نے اپنی تجربہ کاری اور اپنے اثر و نفوذ کی بناء پر یہ خیال کیا کہ وہ حقیقی احمدیہ عقائد و اعمال کو سبوتاژ کر کے غیروں میں بھی اپنی عزت و وجاہت قائم کر لیں گے لیکن سیدنا حضرت محمود رضی اللہ عنہ کی تجدیدِ دین نے ان معاندین کے سارے منصوبے خاک میں ملا دیئے۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح مقام کی حفاظت کی مسئلہ نبوت غیر تشریعی میں صحیح موقف واضح کیا۔ صدہا مضامین لکھے مبسوط کتابیں شائع فرمائیں۔ یہ اکیلا ہی اتنا بڑا تجدیدی کارنامہ ہے جسے ایک ضخیم کتاب میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

بشاراتِ الٰہیہ کے مطابق حضرت مصلح موعود رضؓ کو علومِ قرآنی سے خاص طور پر نوازا گیا۔ آپ نے مخالفینِ اسلام کے جملہ اعتراضات کا دفاع کیا اور نہایت شاندار تفاسیرِ قرآن جماعت کے ہاتھوں میں دیں۔ یہ ایک نہایت عظیم تجدیدی کارنامہ ہے۔

اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے ملک میں اور بیرونی ممالک میں تبلیغ و تبشیر کا آپ نے جو وسیع نظام قائم فرمایا۔ دنیا کے کونے کونے میں مساجد قائم فرمائیں۔ تبلیغی مراکز کھولے۔ دفاعِ اسلام میں شاندار لٹریچر تیار کروایا کوئی آنکھ کا اندھا ہی اس چمکتے ہوئے تجدیدی کارنامہ کا انکار کر سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نصف صدی سے زیادہ عرصہ خلافت تجدیدِ دین کا منہ بولتا مرقع ہے خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ رَفَعَ دَرَجَاتِہٖ فِی الْجَنَّۃِ الْعُلْیَا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور تجدیدِ دین

اب آخر میں مَیں سیدنا حضرت خلیفۃ ثالث حضرت میرزا ناصر احمد اَیَّدَہُ اللّٰہُ بِنَصْرِہٖ وَ حَرَسَہٗ بِعَیْنِہِ السَّاھِرَۃِ کے عہد کے تجدید دین کے کام پر چھلکتی ہوئی نظر ڈال کر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

آپ کے عہدِ سعادت میں بہت سی آسمانی بشارتوں کے ساتھ نومبر ۶۵ء سے شروع ہوا ہے۔ آپ نے اشاعت و تعلیم قرآن مجید کے خاص پروگرام کو جاری فرمایا ہے۔ آپ کا عہد یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ کی عملی تفسیر بن رہا ہے۔ وقفِ عارضی کا محکم اور وسیع نظام اس کے لئے قائم کیا جا رہا ہے۔

تسبیح و تحمید اور ذکرِ الٰہی کی کثرت پر جو زور شروع ہے وہ سب تجدیدِ دین کی راہیں ہیں۔ اشاعتِ اسلام کی بھاری بھرکم سکیمیں دور و نزدیک منصۂ شہود پر آ رہی ہیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس عظیم آغاز کا بہترین انجام ہو گا اور زیادہ دیر نہ گزرے گی کہ بنی آدم ایک زندہ خدا کی عظیم تجلی دیکھیں گے۔ سیدنا حضرت میرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالےٰ نے یورپ و امریکہ کے پادریوں اور دوسرے ممالک کے غیر مسلموں کو بھی روحانی مقابلہ کی دعوت دے رکھی ہے جس کے سامنے سب عاجز و گنگ نظر آ رہے ہیں۔ فضیلتِ قرآنِ پاک کے لئے معارف سورہ فاتحہ کے مقابلہ پر کسی کتاب کو پیش کرنے والے کے لئے پچاس ہزار روپے تک کے انعام کا اعلان کر دیا گیا ہے مگر سبھی مقابلہ سے لاچار ہیں۔ کیا یہ تجدیدِ دین نہیں۔ کیا صاف طور پر اس میں خدائی تائید و نصرت نظر نہیں آتی؟

بالآخر مَیں یہ بیان کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ خود مجددین والی حدیث کے بارے میں اور خلافتِ راشدہ و تجدیدِ دین کے متعلق آپ نے جو تازہ بصیرت عطا فرمائی ہے وہ تمام تدبر کرنے والے اہلِ علم کے لئے ایک خاص تجدیدی کارنامہ ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی عمر میں بے حد برکت دے اور جماعتِ احمدیہ کو ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے اور خلافتِ راشدہ کی نعمت سے ہمیشہ تا قیامت نوازتا رہے۔

اے میرے اللہ! تُو بہت کریم و رحیم ہے اپنے وعدوں کو پورا فرما اور ہم عاجزوں کو نعمتِ خلافت اور اس کی برکات سے تا ابد متمتع فرما۔ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے اس لئے پندرہ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

فضلِ عمر مسجد ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں عید الفطر کی مبارک تقریب

جرمن نومسلموں کے علاوہ پاکستان، افغانستان، ٹرکی اور اسلامی ممالک کے مسلمانوں کی شمولیت ● ٹیلیویژن پر نمازِ عید کا منظر

(مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب انچارج مشن جرمنی مقیم ہمبرگ)

عید الفطر کی تقریب اسلامی شعائر اور روایات کے ساتھ منائی گئی۔ یہ مبارک تقریب اس سال پھر باہمی اخوت و محبت اتحاد اور اسلامی رواداری کے پیغام کو مغربی دنیا میں واضح طور پر پیش کرنے کا موجب ہوئی۔ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اس مرتبہ بھی اس اہم تقریب کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کی گئی۔ یورپ میں عید کی تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے بہت زیادہ محنت اور جد و جہد کرنی پڑتی ہے۔ اس دفعہ کرسمس کی وجہ سے اور بھی مشکلات کا سامنا تھا۔ بہرحال ہم نے عید کی تیاری کا کام ایک ماہ قبل شروع کیا۔ دعوت نامے پانچ سَو کی تعداد میں چھپوائے۔ برادرم بشیر احمد صاحب شمس نے ہمت اور پوری کوشش کے ساتھ جگہ بجگہ جا کر دعوت نامے تقسیم کئے اور فطرانہ کی رقم بھی جمع کرنے کی پوری کوشش کی۔ ایک خاص تعداد میں دعوت نامے بذریعہ ڈاک احباب کو بھجوائے اسی طرح پریس ریڈیو اور ٹیلیویژن والوں سے رابطہ قائم کیا۔ انہیں دعوت نامے بھجوائے بعد میں خطوط لکھے اور ٹیلیفون پر عید کی تقریب کی اہمیت کے بارہ میں ان سے متعدد بار گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

اخبارات میں ذکر

ان مساعی کے نتیجہ میں پریس میں بفضلہٖ تعالےٰ خاص بیداری پیدا ہوئی۔ روزنامہ DIE WELT جرمنی کی مشہور ترین اخبار ہے۔ اس اخبار کے لوکل ایڈیٹر نے ٹیلیفون پر مجھ سے رمضان المبارک کی برکات اور عید الفطر کی اہمیت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ اس اہم اخبار نے اپنی اشاعت ۲۶ر نومبر ۶۸ء میں "دو کالم پر مشتمل نوٹ شائع کیا جس میں اس بات پر زور دیا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں دنیا بھر کے مسلمان روزہ رکھتے ہیں اور عبادت اور قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔ رمضان اسلامی اخوت کے جذبہ کو مضبوط کرنے کا موجب ہے اور رمضان کے اختتام پر ہمبرگ میں فضلِ عمر مسجد میں عید الفطر کی تقریب پورے وقار اور اسلامی روایات کے مطابق منائی جائے گی جس میں جرمن نومسلموں کے علاوہ ہمبرگ میں اسلامی ممالک کے مقیم مسلمان بھی شامل ہوں گے۔

اسی طرح اس اخبار کے سنڈے ایڈیشن نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۵ر دسمبر ۶۸ء کو ایک نوٹ "دو کالم پر مشتمل شائع کیا جس میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا کہ عید کی تقریب ساری اسلامی دنیا میں منائی جاتی ہے اور یہ تقریب اسلامی اخوت۔ رواداری اور عالمگیر یکجہتی کے جذبات کو مضبوط کرنے کا موجب ہے۔ فضلِ عمر میں یہ نظارہ ۲۱ر دسمبر کو پورے وقار کے ساتھ نظر آئے گا۔ مسٹر عبد اللطیف نے ہمیں بتایا کہ اسلام میں ذات پات کی کوئی تمیز نہیں اور اسلامی تعلیمات مساواتِ انسانی کی علمبردار ہیں۔

ایک اور اخبار (BERGEDORFER - ZEITUNG) نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۳ دسمبر ۶۸ء میں ہماری عید الفطر کی تقریب کا ذکر شائع کیا اس طرح خدا کے فضل و کرم سے عید سے پہلے ہی اخبارات میں ہماری مبارک تقریب کا ذکر ہونے لگا۔

نماز و خطبہ

۲۱ر دسمبر بروز ہفتہ عید کی تقریب عمل میں آئی۔ ہمارے ترک مسلمان دوست وقتِ مقررہ سے کافی عرصہ پہلے مسجد میں تشریف لے آئے اور قرآن کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے دس بجے خاکسار نے نماز پڑھائی۔ پریس کے نمائندے بھی اس وقت تک پہنچ گئے چنانچہ انہوں نے تقریب کے متعدد فوٹو لئے اور خاکسار سے معلومات بھی حاصل کیں۔ جرمن ٹیلیویژن والوں کی ایک ٹیم بھی وقتِ مقررہ سے نصف گھنٹہ پہلے پہنچ گئی اور ان کے انچارج نے مجھ سے ضروری معلومات حاصل کیں اور بعد میں ٹیلیفون پر بھی کئی سوالات دریافت کئے۔ ایک ترک دوست نے برادرم شمس صاحب کے ساتھ مل کر فطرانہ کی رقم اکٹھی کرنے کی پوری کوشش کی۔ عید کی نماز کے بعد خاکسار نے جرمن زبان میں خطبہ دیا جس میں رمضان المبارک کی برکات اور فضائل کا ذکر کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اسلام اخوت۔ رواداری اور امنِ عالم اور مساوات کا علمبردار ہے۔ آج ہم دنیا میں امن اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے قائم کر سکتے ہیں۔ اس بات کا بھی ذکر کیا کہ عالمگیر تباہی سے بچنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم دعاؤں اور عبادات کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے زندہ تعلق پیدا کریں اور اس کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔ آخر میں پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی عید مبارک پر مشتمل تار پڑھ کر سنائی اور اس کا جرمن ترجمہ بھی احباب کی خدمت میں پڑھ کر سنایا۔ خطبہ کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور دعا ختم ہوتے ہی احباب نے عید مبارک کی صدائیں بلند کیں اور آپس میں خوشی کے جذبات کے ساتھ مصافحہ کرنے اور معانقہ کرنے میں مصروف ہو گئے۔

دعوت

نماز اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد تمام احباب کی کافی اور چائے سے تواضع کی گئی۔ احباب دعوت کے دوران میں آپس میں تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ پریس اور ٹیلیویژن کے نمائندے بھی دعوت میں شامل ہوئے۔ یہ روحانی ماحول اور ایمان افروز مجلس کئی گھنٹے جاری رہی۔ بعد میں خاص مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔ میری اہلیہ نے دعوت کے تمام انتظامات بچوں کے ساتھ مل کر سرانجام دیئے۔ ایک غیر مسلم معزز خاتون نے اخلاص اور محنت کے ساتھ میری بیوی کا ہاتھ بٹایا۔ اسی طرح عزیز خبیر مرحوم کی کلاس کی دو بچیوں نے بہت کام کیا اور عزیز مرحوم کی استانی بھی تقریب میں شامل ہوئی۔ دو مسلم خواتین نے بھی محبت اور اخلاص کے جذبات کے ساتھ اس تقریب کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کی۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

ٹیلیویژن کے ذریعہ اشاعت

اس دفعہ ریڈیو اور ٹیلیویژن والے کرسمس اور پھر امریکہ کے Apollo 8 کی مہم کی وجہ سے بہت مصروف تھے۔ ریڈیو والوں نے تو معذرت کر دی لیکن ٹیلیویژن کے اہم پروگرام کے ڈائریکٹر کے ساتھ خاکسار نے رابطہ پیدا کیا اور انہوں نے باوجود وقت کی قلت کے پورا تعاون کیا اور عین وقت پر عید کی تقریب کو فلمانے کے لئے پوری ٹیم روانہ کر دی یہ پروگرام بفضلہٖ تعالےٰ انٹرنیشنل اہمیت رکھتا ہے اور اس کا ہیڈنگ "دن بھر کے اہم واقعات پر تبصرہ" ہے۔ اس ٹیم کے انچارج نے خاکسار کا مختصر طور پر انٹرویو بھی لیا۔ خاکسار نے روزوں اور عید الفطر کی اہمیت کے بارہ میں انہیں پوری معلومات بہم پہنچائیں اور جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ جرمنی میں اسلام کی وسیع اشاعت کے متعلق کافی روشنی ڈالی۔ خدا کے فضل و کرم سے رات کے گیارہ بجے اس اہم انٹرنیشنل پروگرام میں ہماری عید کی تقریب پوری تفصیل کے ساتھ دکھائی گئی۔ مہمانوں کی مسجد میں آمد۔ نماز کے بعض پہلو۔ اللہ اکبر کی تکبیر کئی دفعہ ٹیلیویژن میں گونجی۔ خطبہ کا منظر اور پھر دعوت کے بعض پہلو دکھائے گئے۔ فضلِ عمر مسجد کا خوبصورت بورڈ اور پھر کلمہ طیبہ جو مسجد میں فریم کیا ہوا ہے کو بھی فلم میں دکھایا گیا۔ یہ پروگرام جرمنی بھر بلکہ جرمنی کے باہر یورپ کے ممالک میں بھی دکھایا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں ہماری عید کی تقریب کو شامل کرنا اور پھر Repeat کرنا بفضلہٖ تعالےٰ بہت بڑی کامیابی ہے اور ہمارے مشن کی عالمگیر شہرت پر واضح دلیل ہے۔ اس پروگرام میں نامہ نگار نے ہماری فرانکفورٹ کی مسجد کا بھی ذکر کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

پریس میں مزید ذکر

عید کی تقریب کے بعد ۲۳ر دسمبر ۶۸ء کو ہمبرگ کی ایک وسیع الاشاعت اخبار BILD ZEITUNG نے ایک فوٹو دیتے ہوئے عید کی تقریب کا ذکر شائع کیا اور لکھا کہ اسلامی دنیا میں یہ تقریب ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس طرح اخبارات اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ ہمارے مشن کی بفضلہٖ تعالےٰ خوب اشاعت ہوئی۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور فرمائے اور ہماری حقیر مساعی اور کوششوں کو نوازے اور بہترین سے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور ہمارے وجودوں کو اسلام اور احمدیت کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔ اللّٰھم آمین ✦

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کی مختصر روداد

(۳)

لجنہ اماء اللہ کے قیام پر آج چھیالیس سال گذر چکے ہیں ۱۹۷۲ء کے اجتماع پر اس انجمن کو قائم ہوئے انشاء اللہ پورے پچاس برس ہو جائیں گے۔ لہٰذا میری تمنا اور خواہش ہے کہ ۱۹۷۲ء کا لجنہ کا اجتماع خاص شان اور وقار کا حامل ہو اور اگر ہماری بہنیں پسند کریں تو یہ تقریب جلسہ سالانہ پر بھی ملتوی کی جا سکتی ہے میں اس تقریب کے پیش نظر ۵ لاکھ روپیہ کی تحریک پیش کرتی ہوں اور یہ اعلان کرتی ہوں کہ یہ رقم چار سال کے اندر جمع کی جائے۔ اس سکیم کی اولین شق یہ ہوگی کہ ایک لاکھ روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اس غرض سے پیش کیا جائے گا کہ آپ کسی ایک غیر زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کروا دیں۔ یہ ایک لاکھ روپیہ ۱۹۶۹ء کے جلسہ سالانہ تک جمع ہو جانا چاہیئے۔

دوسری اہم چیز دفتر اور لجنہ ہال کی تعمیر و توسیع ہے کیونکہ مرکز کی مضبوطی کے لئے یہ ایک ناگزیر امر ہے

تیسری چیز جو اس سکیم میں شامل ہوگی وہ لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ لکھنا ہے جو انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کی جائیگی کہ وہ لکھ کر ۱۹۷۲ء تک مکمل شائع ہو جائے۔ اس چندہ کا نام چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ ہوگا اس سکیم کی تفصیلات کا بعد میں مکمل جائزہ دیا جائے گا۔

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے طفیل اس تحریک کو مقبولیت حاصل ہوگی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو آخری سانس تک قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے اور ہماری اولادوں کو ہم سے بھی زیادہ قربانیاں دینے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

میں اپنی طرف سے ایک ہزار کا اور ان معزز خواتین کی طرف سے جنہوں نے ابتداءً صدر یا سیکرٹری کے طور پر لجنہ کے فرائض باحسن ادا کئے ننانوے ننانوے روپیہ کا وعدہ کرتی ہوں اس سلسلہ میں آپ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدہ اُمّ ناصر صاحبہ مرحومہ حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ مرحومہ۔ حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ اور حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے نام لئے۔ آپ کی تقریر پر اجلاس اول کا اختتام ہوا اور فوراً ہی مستورات نے کثیر تعداد میں وعدہ جات لکھوائے نیز نقدی اور زیورات چندہ تحریک خاص میں دئے۔

۲۷ دسمبر ۱۹۶۸ء

اجلاس دوم

نماز جمعہ و عصر کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب سنا گیا اور حضور کے خطاب پر اجلاس دوم کا اختتام ہوا۔

۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء

اجلاس اوّل

صبح ۹ بجے مردانہ جلسہ سے رابطہ قائم کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ کی تقریر بعنوان "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" سنی گئی۔ نیز محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر "مشرق بعید کا تبلیغی جائزہ" کے موضوع پر زنانہ جلسہ گاہ میں سنی گئی۔

بعد ازاں زنانہ جلسہ گاہ میں محترمہ جمیلہ صاحبہ اور محترمہ مشاہدہ صاحبہ سوئٹزرلینڈ کی دو معزز احمدی خواتین نے اپنے نیک جذبات اور پر خلوص خواہشات کا اظہار نہایت پیارے انداز میں کیا۔ ان کے بعد حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا رجحان اور احمدی خواتین کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ دنیا جس راہ پر چل رہی ہے اسے دیکھتے ہوئے ہماری ذمہ داریوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ مقاصد جس قدر اعلیٰ ہوں۔ ذمہ داریاں بھی اسی قدر عظیم ہوتی ہیں آج قدم قدم پر کانٹے بکھرے ہوئے ہیں۔ آج خدائے عزوجل نے ہمیں جس منوّر شاہراہ پر کھڑا کر دیا ہے اس کے بعد ہمیں ان گندے طور طریقوں اور پگڈنڈیوں کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ موجودہ دنیا میں ظاہر پرستی اور نمائش پر زور ہے۔ انسانی اخلاق کے معراج کا کونسا پہلو ہے جو قرآن کریم نے ہمیں نہیں سکھایا؟ قرآن کریم نے معاشرتی اور قومی لحاظ سے ہر قسم کے اوامر و نواہی کو تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔ اخلاقِ حسنہ کی تعلیم ہمیں دی اور افعال شنیعہ کی نشاندہی فرمائی۔ تعاون باہمی حسنِ سلوک اخوت، محبت، اطاعت پاکیزگی طہارت اور تقویٰ وہ کونسی صفت حسنہ ہے جس کی تعلیم اسلام میں نہیں دی گئی۔ اسلام نے اخلاق سیئہ سے پرہیز سکھایا اور ہر قسم کے اخلاق فاضلہ کی تفصیلی تربیت دیکر مسلمان کو خدا نما انسان بننے کے گر سکھائے لیکن افسوس کہ مسلمان اس اعلیٰ تعلیم اور اس عدیم المثال ضابطہ حیات کو بھول گئے۔

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو نور محمدی کی ضیاء پاشی کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ نے فرمایا تم نے اس دولت کو پایا جس کی خبر سابقہ انبیاء علیہم السلام نے بھی دی اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ ایماندار ہو تو شکر کرو کہ وہ زمانہ جس کا تمہارے بزرگوں نے بہت انتظار کیا تمہیں حاصل ہوا" چنانچہ سعید روحیں آپ کے آستانہ پر گریں اور آپ کے فیض سے بار یاب ہوئیں۔

آج مغربی تمدن انتہائے زوال پر قائم کناں ہے۔ عورت کو بے پردہ کر کے اسے عزت نہیں دی گئی بلکہ اسے سربراہ ذلیل کیا گیا ہے۔ مغرب کی رنگینیاں جاذب نظر بنکر انسانیت کو تباہی کے بھیانک غار میں دھکیل رہی ہیں۔

آج عشق خدا اور عشقِ رسول ہی میں ہمارے لئے کامیابی ممکن ہے۔ عربوں کو دیکھو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو قبول کر کے فرش سے عرش پر جا پہنچے شراب بے پردگی غرضیکہ ہر قسم کے افعال رذیلہ سے یکدم کنارہ کش ہو گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خاص طور پر طبقہ نسواں پر احسانِ عظیم کیا اور ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت سے اُسے وقار بخشا۔ جب اسلام کے اندر ہر خوبی موجود ہے تو ہمیں مغربیت کی تقلید کی کیا ضرورت ہے مغربیت کے محلات کے در و دیوار بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ اور گرا ہی چاہتے ہیں۔ ان کے کھنڈرات پر اسلام کے رفیع الشان قصر تعمیر ہوں گے اور ہمیں ان معماروں کی مائیں بننا ہے جو یہ محل تعمیر کریں گے۔ آج ہمارا مقصد حیات خدا اور اس کے رسول پر کامل ایمان ہونا چاہئیے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کریں۔ کہ تمام دنیا ہمارے نیک نمونہ کو دیکھ کر اسلام کی طرف کھنچی چلی آئے۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضی خدا

(باقی صٹ پر)

گمشدہ کاغذات

میرے چچا جان جلسہ سالانہ اپنا رکشہ لائے تھے ۲۸ر تاریخ کو ان کا روٹ پرمٹ اور رجسٹریشن کے کاغذات گولبازار میں کہیں گر گئے ہیں جس دوست کو ملے ہوں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر مشکور فرمائیں۔

قمر احمد مکان نمبر ۱/۱۶ محلہ دارالیمن ترقی ربوہ

درخواست دُعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ المجید اہلیہ قریشی عبد الرشید صاحب ظفر ویلفیئر آفیسر حال مڈل سیکس لندن قریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ اب تیسری مرتبہ گردے کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہوئی ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الرحمٰن از کراچی)

ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک زمانہ دکھایا اور خلافت کی نعمت سے نوازا نیز مرکز میں جمع ہونیکی توفیق بخشی۔ مرکز بڑی دولت ہے اس کی بقا اور بہتری کے لئے نیز امام وقت کی صحت و سلامتی کے لئے دعا گو رہیں کہ انہی کے ساتھ ہماری بقا اور ترقی وابستہ ہے۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی تقریر کے بعد ۵۵-۱۱ پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے گذشتہ روز کی تحریک کی مزید وضاحت فرمائی تا ہر عورت اس تحریک کے مقاصد اور تفصیلات سے آگاہ ہو کر اس میں حصہ لے سکے۔ آپ نے پندرہ منٹ تک خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد وقفہ میں مستورات نے مزید وعدہ جات لکھوائے نیز زیور اور نقدی بطور چندہ "تحریک خاص" میں دئے جزاھن اللہ احسن الجزاء۔ بارہ بجے تیسرے روز کا پہلا اجلاس حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر پر ختم ہو گیا۔

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے تلاوت و نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سنا گیا جو قریباً پونے پانچ بجے تک جاری رہا۔ مستورات نے بڑے غور اور سکون کے ساتھ یہ خطاب سنا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا اور عشاقِ مسیح زماں کا قافلہ رختِ سفر باندھ کر واپسی کی تیاریاں کرنے لگا۔

بشریٰ بشیر ایم اے

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

*

وسیم احمد خاں صاحب ۲۵/-
چوہدری خالد اکرام صاحب ۱۰۰/-
مرزا محمد شریف صاحب چغتائی ۵۳۱/-
مرزا محمد لطیف صاحب چغتائی ۱۰۰/-
شیخ رفیع الدین احمد صاحب ۱۰۰/-
افتخار سہروردی صاحب ۱۰۰/-
مبارکہ نیئر صاحبہ اہلیہ " " ۱۰۰/-
مرزا ارشاد احمد صاحب ۱۰۰/-
بیگم " " " ۵۰/-
مرزا محمد حسین صاحب ۵۰۰/-
چوہدری سیف الحق صاحب ۵۰۰/-
محمد رفیق صاحب ۲۵/-
بیگم شیخ عبدالرزاق صاحب مرحوم ۱۶۰/-
ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب ۲۲/-

حلقہ - متفرق

محمد شفیق سہگل صاحب ۵۰/-
عبدالرحمن بٹ صاحب ۲۱۰۰/-
شیخ منیر احمد صاحب ۵۰۰/-
ڈیکس ورتی اینڈ کیمیکل ۳۰۰/-
لیفٹنٹ شمیم احمد خاں صاحب ۳۰۰/-
چوہدری کرم الٰہی ظفر صاحب ۱۰۰/-
افتخار احمد صاحب عراق ۱۰۰/-
امۃ المتین صاحبہ ۵۰/-
نذیر احمد منہاس صاحب ۱۰/-
بشیر احمد سومرو صاحب ۲۵/-
ایم۔ اے طاہر صاحب ۵/-
سلیم احمد پراچہ صاحب ۱۰۰/-
خواجہ محکم الدین والدہ مرحومہ
اہلیہ سلیم احمد پراچہ صاحب } ۱۰/-

اقبال بیگم صاحبہ معہ بچیاں ۴۰۰/-
بیگم مرزا مسعود احمد صاحب ۵/-
محمد شفیق صاحب عیزاز جماعت ۵۰/-
محمد بشیر صاحب عیزاز جماعت ۱۰/-
زبیدہ بیگم صاحبہ شیخ خلیل الرحمٰن صاحب ایک جوڑی طلائی ٹاپس

مرکزی وعدے

چوہدری احمد صاحب ۱۰۰۰۰/-
شیخ رحمت اللہ صاحب ۲۰۰۰/-
مکرم شیخ عزیز الدین صاحب
ایسے سینیا لائن } ۵۰/-
مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب
دستہ سوسائٹی ۳۵۰/-
محمد مسعود احمد قریشی صاحب ۳۶۰/-
چوہدری عبدالغنی صاحب صدر ۵۰۰/-
ملک محمد یونس صاحب لیاقت آباد ۵/-
ناظم آباد جنوبی ۱۰/-

(سیکرٹری فاؤنڈیشن)

گمشدہ بٹوا

۲۲/۱۲ کو پشاور چھاؤنی کے ریلوے سٹیشن پر ایک سفید چھوٹا بٹوا جس میں کہ ایک گھڑی ویسٹ اینڈ ساختہ کیمی (Camy) اور کچھ نقدی موجود تھی کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو وہ مکرم شمس الدین خاں صاحب امیر جماعت پشاور کو دیکر ممنون فرمائیں۔

خلیل احمد خاں

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

(۳)

حلقہ محمد علی سوسائٹی

لیفٹنٹ عبدالمومن صاحب ۵۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۰۰/-
چوہدری محمود مختار صاحب ۲۰۰/-
امۃ الحفیظ صاحبہ
بیگم محمود احمد بھٹی صاحب } ۵۰/-
مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ
چوہدری شاہنواز صاحب } ۵۰۰/-
امۃ الہادی صاحبہ ۱۵۰/-
امۃ الحی خالد صاحبہ ۵۰۰/-
محمد ارشد ابن محمد خالد صاحب ۲۰/-
سیٹھ محبوب علی صاحب ۱۵/-
سلمیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ
محبوب علی صاحب ۵۰/-
کلیم احمد صاحب ۱۰/-
بشریٰ بیگم صاحبہ ۲۵۰۰/-

حلقہ محمود آباد

محمد صدیق صاحب ۱۰۰/-
امۃ الحفیظ صاحبہ ۵/-
ملک محمد اکبر علی صاحب ۱۰/-
خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب ۵/-

حلقہ منوڑہ

جی ایم ورتی ٹیل صاحب ۶۵/-
چوہدری بشیر احمد صاحب ریڈیو آفیسر ۶۲۵/-
والدین " " ۳۲/-
امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ
نعمت اللہ صاحب صدیقی ۱۰/-
عبدالحمید صاحب ۱۵۰/-
عبدالعزیز صاحب ۱۰۰/-
بشارت احمد صاحب ۳۰۰/-

حلقہ ناظم آباد جنوبی

مولوی صدر الدین کھوکھر صاحب ۱۰۰/-
رسول کریم منہاس " " ۱۰/-
والدین " " " ۱۰۰/-
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۱۰۰/-
امۃ الودود کھوکھر بنت ۱۰۰/-
امۃ الرحمٰن کھوکھر " ۱۰۰/-
امۃ النصیر کھوکھر " ۱۰۰/-
امۃ المومن کھوکھر بنت ۱۰۰/-
مولوی صدر الدین کھوکھر صاحب ۱۰۰/-
شمس داؤد کھوکھر صاحب ۱۱۰/-
ملک اسحاق الرحمٰن صاحب ۸۰/-
چوہدری غلام احمد صاحب ۱۰۰۰/-
اہلیہ و بچگان " " ۵۰۰/-
والدین مرحوم " " ۵۰۰/-
ذکیہ خاتون صاحبہ اہلیہ
محمد یوسف صاحب انجینئر } ۳۰۰/-

مرزا رفیع احمد صاحب منہاس
رحمت اللہ چاچا } ۵/-
چوہدری سلطان محمود صاحب ۲۰۰/-
بشیر احمد کھوکھر صاحب ۵۰/-
امۃ الرشید صاحبہ بنت فیض قادر ۱۰/-
مبشر احمد صاحب ۶/۵۰
محمد خلیق عالم فاروقی صاحب ۵۰/-
منصور احمد پال صاحب ۱۰/-
احمد بخش چنہ صاحب ۸/۲۵
میاں بشیر احمد صاحب ۵/-
محمد ایوب ملک صاحب ۱۰/-
امۃ الحی صاحبہ ۱۰۰/-
نعیم احمد صاحب زوجہ شیخ محمد احمد صاحب ۱۰۰/-
رفعت ریحان صاحبہ بنت
شیخ حمید احمد صاحب } ۹۲/-

حلقہ ناظم آباد شمالی

والدہ صاحبہ ملک مبارک احمد صاحب ۲۵/-
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۵۰/-
ناصرہ صاحبہ بنت " " ۱۰۰/-
عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ
سید انتخاب حسین صاحب ۱۰۰/-
عنایت اللہ صاحب بنگوی ۱۰۰۰/-
اہلیہ چوہدری عبدالکریم بنگوی صاحب ۱۰۰/-
حفیظ الرحمٰن صاحب فاروقی
والدین " " "
بچگان " " " } ۵۲۵/-
اہلیہ " " "
قریشی محمد سعید صاحب بریلوی ۵۰/-
نور الدین باجوہ صاحب ۵۰/-
امۃ اللہ بیگم صاحبہ ۲۰/-
امۃ الحمید صاحبہ ۲/-
عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک منیر احمد صاحب ۳۰۰/-
بچگان " " ۲۰۰/-
شیخ محمد انیس صاحب ۲۰/-
ڈاکٹر محمد زبیر صاحب ۳۰۰/-

حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی

محمد عبدالوہاب صاحب ۳۰۰/-
حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ۱۰۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۰/-
بیگم چوہدری رشید احمد صاحب ۱۰۰۰/-
چوہدری رشید احمد صاحب (ڈالر میں ادا کیا) ۵۰۰/-
ثریا رشید چوہدری صاحبہ ۱۰۰/-
عطاء اللہ ضیاء صاحب ۲۰۲/-
حامدہ عفت ضیاء صاحبہ اہلیہ ۱۱۰۰/-
خسر صاحب مرحوم " " ۳۰۰/-
خوشدامنہ مرحومہ " " ۱۰/-
عبدالجلیل خان صاحب ۲۰۱/-

آپ کے امام کو آپ کی ضرورت ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

تحریک وقفِ جدید کا آغاز فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمتِ دین کی تڑپ رکھنے والوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا تھا:۔

"میں چاہتا ہوں کہ جن کے دل میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں۔ تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں ہمارا ملک آبادی سے بالکل ویران نہیں لیکن روحانیت سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں۔ اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں" (خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۵۷ء)

کیا آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں وقف کے لئے اپنا نام پیش کریں گے۔

جملہ درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

(۱) نام مع ولدیت (۲) تعلیم دینی و دنیوی (۳) عمر (۴) مستقل پیشہ (۵) کیا پیدائشی احمدی ہیں۔ اگر نہیں تو کون سے سن میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں (۶) پہلے کس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے (۷) مستقل پیشہ (۸) شادی شدہ یا غیر شادی شدہ (۹) ماہوار آمد (۱۰) کتنے افراد کا بوجھ آپ کے کندھوں پر ہے (۱۱) کسی جماعت میں کوئی جماعتی عہدیدار رہ چکے ہیں۔ اگر رہ چکے ہوں تو کب اور کس جماعت میں

(۱۲) کیا کیا زبان جانتے ہیں

(۱۳) تصدیق پریذیڈنٹ صاحب مقامی

(۱۴) تصدیق قائد صاحب مقامی

(۱۵) تصدیق سیکرٹری صاحب مال

بقیہ صفحہ ۲

کیونکہ طبعی حالتوں کی اصلاح سے تعلق ہیں۔ صرف ادنیٰ اور اعلیٰ درجہ کے فرق نے ان کو دو قسم بنا دیا ہے۔ اس حکیم مطلق نے اخلاق کے نظام کو ایسے طور سے پیش کیا ہے کہ جس سے انسان ادنیٰ خلق سے اعلیٰ خلق تک ترقی کر سکے۔

اور پھر تیسرا مرحلہ ترقیات کا یہ رکھا ہے کہ انسان اپنے خالقِ حقیقی کی محبت اور رضا میں محو ہو جائے۔ اور سب وجود اس کا خدا کے لئے ہو جائے۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس کو یاد دلانے کے لئے مسلمانوں کے دین کا نام اسلام رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اسلام اس بات کو کہتے ہیں کہ بکلی خدا کے لئے ہو جانا اور اپنا کچھ باقی نہ رکھنا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۱، ۳۲)

جب تک قرآنی اصولوں کے مطابق انسان کی تربیت نہ ہو انسان اپنی منزل مقصود کو نہیں پا سکتا۔ اور نہ اس دنیا میں کبھی امن و امان کا قیام ہو سکتا ہے۔ اسلام حیوان سے اٹھا کر انسان کو باخدا انسان بنانا چاہتا ہے اور اخلاقی ارتقاء کا جو پروگرام پیش کرتا ہے وہ سطحی نہیں بلکہ فطرتِ انسانی کے مطابق ہے اور علمی طریق ہے۔ اور انسان صرف اس طریق کو اختیار کر کے ہی مکارم اخلاق کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے۔

اعلاناتِ نکاح

۱۔ مورخہ ۲۹/۱۲/۶۸ کو رضیہ سلطانہ بنت چوہدری شرف دین صاحب چیمہ کا نکاح سردار شریف احمد خان قیصرانی ولد سردار شیر بہادر خان صاحب سے تین سو تیرہ روپے حق مہر پر ہوا۔ اعلان مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے کیا۔

۲۔ مورخہ ۲۹/۱۲/۶۸ کو فہمیدہ بیگم بنت سردار شیر بہادر خان قیصرانی کا نکاح چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چیمہ ولد چوہدری شرف دین صاحب سے تین سو تیرہ روپے حق مہر پر ہوا۔ اور اعلان مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تعلقات کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ اور یہ تعلقات دونوں کے لئے راحت اور خوشی کا موجب ہوں۔

درخواستِ دعا

مکرم عبداللطیف صاحب کپورتھلوی دارالرحمت منقوبہ عارضہ عرق النساء سفیہ عشرہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ہدایت احمد کاتب ربوہ)

ترسیلِ زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر روزنامہ الفضل

سے خط و کتابت کیا کریں

بچوں کے لئے

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھے پن، بدہضمی، دستوں، قے، دانت نکالنے کی تکالیف اور مٹی کھانے کی عادت کے لئے بے نظیر دوا اور ٹانک ہے۔
پیکنگ ۳/- اور ۱/۲۵

یورینو کنٹرول
نیند میں بچوں کا پیشاب خطا ہو جانے کا مکمل علاج۔
قیمت ۳/- روپے

کیور ہومیوپیتھک میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کمپنی گولبازار۔ ربوہ

(الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں)

متاع برائے دفاع

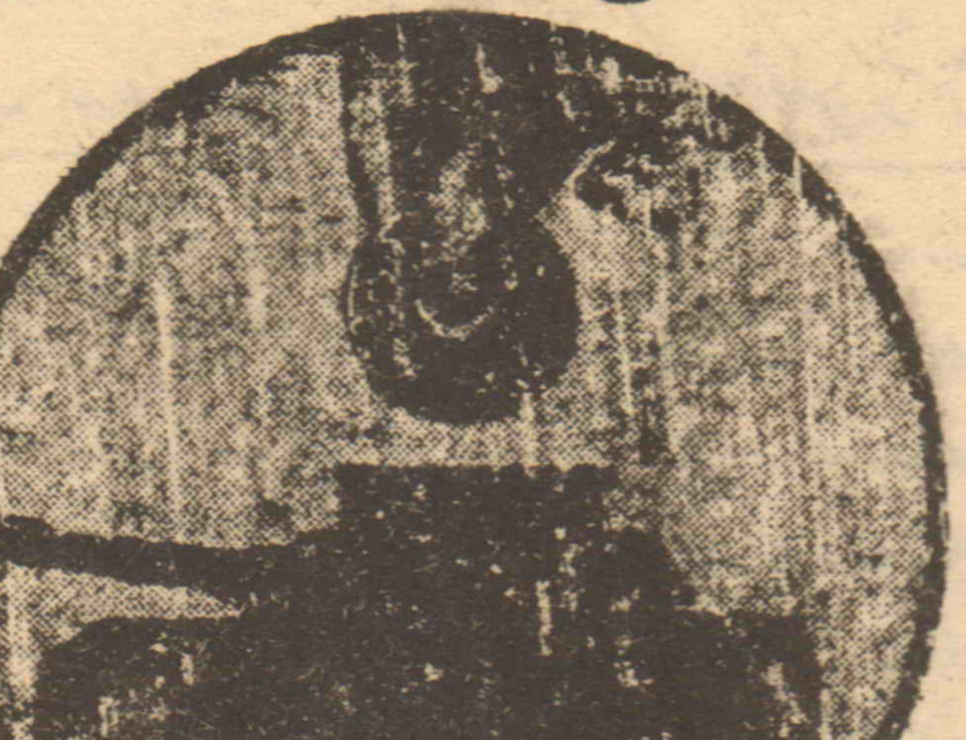

پاکستان کے دفاع اور استحکام کے لئے آج مال و متاع کی بھی ضرورت ہے۔ آج کل دفاع وطن اچھے اسلحہ کے بغیر ممکن نہیں۔ اور یہ اسلحہ فراہم کرنے کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کے اپنا حق بھی ادا کیجئے اور فی سال ۱۰ فیصد منافع بھی حاصل کیجئے۔ حکومت اس کی ضامن ہے اور منافع پر ٹیکس معاف

آپ کا سرمایہ دس سال میں دگنا ہو جاتا ہے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

ہر بینک اور ڈاکخانے سے دستیاب

اسلام نے کھانے اور لباس میں انسان کو سادگی کا حکم دیا ہے

مقصد اس سے یہ ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنے کی بجائے اہم امور کی طرف توجہ کرے

لباس میں سادگی نہایت ضروری ہے۔ دیہات میں بسنے والے تو بہت حد تک لباس میں تکلفات سے پاک ہوتے ہیں۔ البتہ شہری آبادی میں یہ مرض عام ہے اس لئے حضور رضی اللہ عنہ نے جب سادہ زندگی کی تحریک فرمائی تو لباس کی سادگی پر بہت زور دیا۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علی الخصوص شہریوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

"شہری لوگ لباس میں بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔ اور اگر غلطی نہ ہو تو بھی ضرورت سے زیادہ لباس پر خرچ کرتے ہیں۔ حالانکہ لباس کی غرض یہ ہے کہ عریانی نہ ہو اور زینت ہو۔ لیکن عام طور پر لباس کے معنے زینت سے نکل کر نخر اور فیشن کی طرف چلے گئے ہیں بہت سے لوگ دکھانے کے لئے کپڑے بنواتے ہیں۔"

مردوں کے مقابل عورتوں میں یہ بیماری کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے اس لئے ضرورت تھی کہ ان کو بھی توجہ دلائی جائے چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں فرمایا :-

"عورتوں میں خصوصاً اعلیٰ لباس کی بہت پابندی ہوتی ہے اور اس میں ان کی طرف سے بڑے بڑے اسراف ہو جاتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض گھر عورتوں کے لباس اور زیور کی وجہ سے ہی برباد ہو گئے ہیں۔ انگریز اقتصادی لحاظ سے بہت محتاط قوم ہے مگر ان میں بھی عورتوں کے لباسوں کے اخراجات کی وجہ سے بڑے بڑے امراء تباہ ہو جاتے ہیں"

عورتوں کے کپڑوں سے بھی زیادہ اخراجات ان کے فیتوں اور گوٹہ کناری پر ہو جاتے ہیں۔ اسے روکنے کے لئے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

"کپڑے خواہ کتنے گراں ہوں ایک عرصہ تک کام دے سکتے ہیں مگر فیتے لباسوں میں صرف ٹانکے جاتے ہیں۔ اور ہر روز بدلے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ہر نئے فیشن کو دیکھ کر عورتیں رنجیدہ جاتی ہیں اور نیا فیتہ خرید کر پہلے فیتے کی جگہ لگا لیتی ہیں۔ اور میرا تجربہ ہے کہ کپڑوں پر اتنی قیمت نہیں لگتی جتنی کہ ایک فیشن پرست عورت کے فیتوں پر کیونکہ فیتے بدلے جاتے ہیں"

لباس کے نشو و نما اور تکلفات کا ایک طرف اگر مادی نقطۂ نگاہ سے نقصان ہے تو دوسری طرف عبادت الٰہی میں روک بن جاتے ہیں۔ حضور رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں فرمایا :-

"درحقیقت اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہمارا دماغ اور تمام باتوں سے فارغ ہو۔ اور یا تو وہ خدا کی یاد میں مشغول ہو یا بنی نوع انسان کی بہتری کی تدابیر سوچ رہا ہو۔ اور حق بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان باتوں میں ہمہ تن مشغول ہو تو اسے یہ موقعہ ہی نہیں مل سکتا کہ وہ لباس کی درستی کی طرف توجہ کرے انسانی دماغ جب ایک طرف سے فارغ ہو تبھی دوسرا کام کر سکتا ہے اگر ہم اپنے دماغ کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف لگا دیں تو اسلام کی ترقی کے کام ہم کب کر سکیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کھانے اور لباس میں انسان کو سادگی کا حکم دیا۔ کہ وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنے کی بجائے اہم امور کی طرف توجہ کرے"

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۳۸ء)

تحریک جدید کے وعدوں میں امسال چالیس فی صد اضافہ کرنا ضروری ہے

سیکرٹریان تحریک جدید وعدہ جات میں اضافہ کی ہر ممکن کوشش کریں

تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہو چکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت نے سالِ نو کے وعدوں کو ۵۳۴۰۰۰ روپے تک پہنچا دیا ہے۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے چونکہ اس سال وعدوں میں کم از کم چالیس فی صد اضافہ کرنا ضروری ہے۔ اس لئے سیکرٹریان تحریک جدید کو لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اپنے محبوب امام کے ارشاد کی تعمیل کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کریں۔ مثال کے طور پر مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کوئٹہ کے خط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"گزشتہ سال ہماری جماعت کے تیرہ ہزار روپے کے وعدہ جات تھے لیکن اس سال میرا اس تحریک پر کہ تحریک جدید والے ایسے احباب کے نام معاونین میں لکھیں گے جو کم از کم ایک ہزار روپے کا وعدہ کریں گے۔ کئی احباب نے ہزار ہزار کے وعدے لکھوا دیئے ہیں۔ اس لئے اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے سولہ ہزار کے وعدہ جات ہو چکے ہیں"

دیگر جماعتوں کے سیکرٹریان تحریک جدید بھی حتی المقدور اضافہ کی کوشش کریں تو امید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی بہت جلد تعمیل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(دفتر وکیل المال اوّل)

درخواست دعا: میرا بھانجا عزیز فاروق احمد پانچ برس کا ہو چکا ہے مگر ابھی تک بول نہیں سکتا۔ اسکی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد نواز مومن کارکن الفضل ربوہ)

معلمین وقف جدید کی تقرری کے سلسلے میں ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

معلمین کی تعلیمی کلاس کے اختتام پر معلمین کی نئی تقرریوں پر غور کیا جائے گا۔ ایسی تمام جماعتیں جو اپنے ہاں وقفِ جدید کا مرکز قائم کرنا چاہتی ہوں وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنے کوائف سے مطلع کریں۔ ورنہ سال کے دوران میں ایسی درخواستوں پر غور کرنا مشکل ہو گا۔

(۱) وقفِ اراضی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق جو دیہات دس ایکڑ یا زائد وقف کریں ان کا حق بہرحال مقدم سمجھا جائے گا۔ اس میں ایسی زمین شمار نہیں ہو گی جو بنجر اور بے کار ہو۔

(۲) عارضی مراکز: اگر زمین وقف نہ ہو سکے تو جو دیہات سالانہ چندہ وقفِ جدید کے علاوہ قیام مرکز کے سلسلہ میں اوسطاً دس ایکڑ زمین کی آمد کے لگ بھگ دینے کا وعدہ کریں ان کے ہاں بھی اس وقت تک کے لئے عارضی مرکز کھولا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ یہ سالانہ رقم ادا کرتے رہیں۔

(۳) ایسی جماعتیں جو نامساعد حالات کی بناء پر مرکز کے قیام کے لئے کچھ بھی ادا نہ کر سکیں۔ مگر تربیت یا ارشاد کے لحاظ سے غیر معمولی توجہ کی مستحق ہوں۔ ان کو بھی حسب توفیق مدنظر رکھا جائے گا۔

(۴) ایسی جماعتیں جو نئی قائم ہوئی ہوں اور احمدیت کے رنگ میں صحیح تربیت کی محتاج ہوں وہاں بھی ابتدائی عرصہ کے لئے مرکز کھولا جا سکتا ہے۔ پس ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے امراء صاحبان اپنے مطالبات ارسال فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴